تجارت کا جائز طریقہ

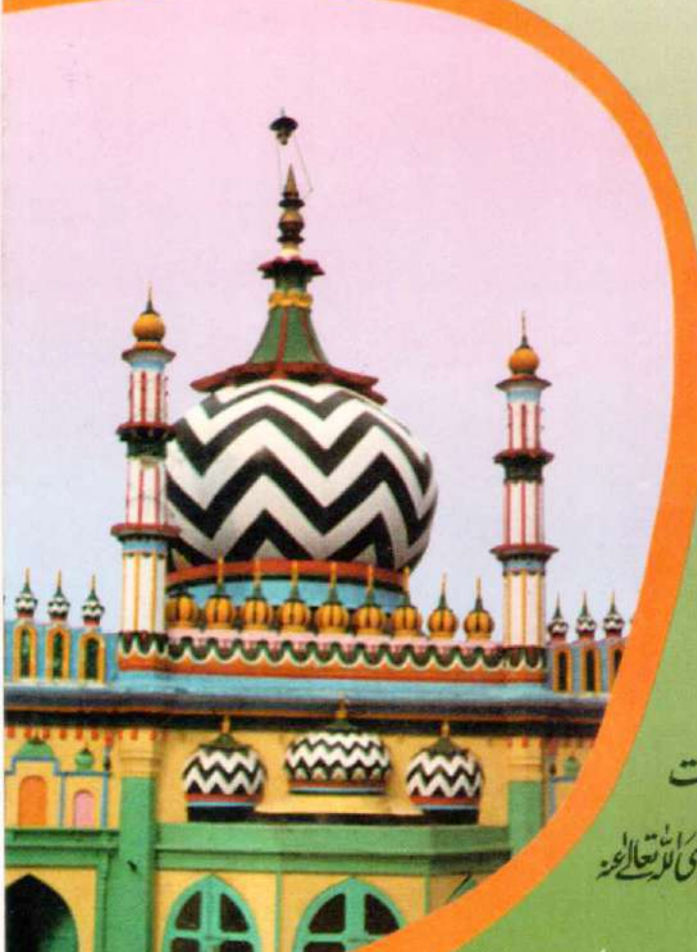

از: اعلیحضرت امام اہلسنت
الشاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر: رضا اکیڈمی ممبئی

خیر الآمال

تصنیف

اعلیحضرت امام اہلِ سُنت مجدد دین وملت

مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیض حضور مفتی اعظم علامہ حضرت شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳

فون: ۳۷۰۲۲۹۶

Rs. 5|-

سلسلہ اشاعت ۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ چند

ہم اہلِ سنت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکار اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ۶۸ سالہ عمر شریف میں جو سرمایۂ علم و فن چھوڑا تھا، آج ان کے وصال کو ۸۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم، حضرت صدر الشریعہ اور مولانا حسنین رضا خاں ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں، منشی لعل محمد مدراسی، قاضی عبد الوحید فردوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعلیٰحضرت کی جتنی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے اعلیٰحضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموشی چھائی رہی اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے میں ہم اہلِ سنت سست رہے اور ہماری توجہ جلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہوگئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمدُ للہ پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیف اعلیٰحضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور و شور سے شروع ہوگیا ہے ہندوستان اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی مبارکپور"۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی" اور "رضا اکیڈمی مانچسٹر" قابلِ ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم کا کرم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ کتابیں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ کتابیں وہ بھی صرف اعلیٰحضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ کتابوں کا جمع کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت مولٰینا محمد توصیف رضا خاں صاحب، مولانا محمد شرف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبد الستار ہمدانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا اجرا ۱۰ شوال ۱۴۱۸ھ کو بمبئی میں ہوگا۔ اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب امجدی کو ان کی دینی و مذہبی اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات پر "امام احمد رضا ایوارڈ" پیش کیا جائے گا۔

دعا فرمائیں کہ رب تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم اراکینِ رضا اکیڈمی کو مسلکِ اعلیٰحضرت کا سچا و پکا خادم بنائے۔

اسیرِ مفتیٔ اعظم
محمد سعید نوری
بانی و سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی۔ ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۸ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از ملک بنگالہ ضلع پابنا ڈاک خانہ سوبگاچہ موضع چر قاضی پور مرسلہ مولوی امید علی صاحب ۲۷ - جمادی الآخرہ ۱۳۱۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روپیہ کمانا کس وقت فرض ہے کس وقت مستحب کس وقت مکروہ کس وقت حرام اور سوال کرنا کب جائز ہے کب ناجائز۔

بینوا توجروا

الجواب

یہ مسئلہ بہت طویل الذیل ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار ہیں اُس کے بعض صور و ضوابط پر اختصار فاقول وباللہ التوفیق کسب کے لیے ایک مبدا ہے یعنی وہ ذریعہ جس سے مال حاصل کیا جائے اور ایک غایت یعنی وہ غرض کہ تحصیل مال سے مقصود ہو ان دونوں میں ذاتاً خواہ عارضاً احکام نہ گانہ فرض[۱]۔ واجب[۲]۔ سنت[۳]۔ مستحب[۴] مباح[۵]۔ مکروہ تنزیہی[۶]۔ اساءت[۷]۔ مکروہ تحریمی[۸]۔ حرام[۹]۔ سب جاری ہیں اور دونوں کے اعتبار سے کسب پر احکام مختلفہ طاری ہیں نفس کسب بے لحاظ مبادی وغایات کوئی حکم خاص نہیں رکھتا ذرائع میں **حرام** جیسے غصب و رشوت وسرقہ و ربا یوہیں زنا وغنا وحکم خلاف ما انزل اللہ وغیرہ امور محرمہ کی اُجرت تلاوت قرآن ووعظ وتذکیر و میلاد خوانی وغیرہا عبادات بجگہ قیمت اسیطرح جملہ عقود باطلہ و

فاسدہ قطعیہ۔ مکروہ تحریمی جیسے اذان جمعہ کے وقت تجارت فی الدر المختار کرہ
تحریما مع صحۃ البیع عند الاذان الاول قلت وعبر فی الھدایۃ بالحرمۃ
واعترضہ الاتقانی بان البیع جائز لکنہ یکرہ کما صرح بہ فی شرح الطحاوی
لان المنع لغیرہ لا لعدم المشروعیۃ واشار فی النھایۃ الی الجواب بقولہ افاد فی
البحر صحۃ اطلاق الحرمۃ علی المکروہ تحریما اھ وانا اقول نعم اذا اقتضاہ
المنع لغیرہ لم تناف الحرمۃ ایضا کذلک فان المنع ولو لغیرہ یشمل الممنوع
فیکرہ قطعا فیحرم ولا اشک ان النھی ھھنا قطعی فلا ادری ما الحوجھم
الی تاویل الحرمۃ بالکراھۃ اسی طرح دوسرا مسلمان جب ایک چیز خرید رہا ہو اس
قیمت فیصل ہوگئی ہو اور گفتگو ہنوز قطع نہ ہوئی ایسی حالت میں قیمت بڑھاکر
خواہ کسی طور پر خود خرید لینا فی الدر وکرہ تحریما السوم علی سوم غیرہ ولو ذمیا
او مستامنا بعد الاتفاق علی مبلغ الثمن والا لا لانہ بیع من یزید اھ مختصرا
یونہی تلقی جلب وبیع الحاضر للبادی وتفریق الصغیر من محرمہ وغیرہا کہ متون وشروح کتب
فقہ میں مفصل ہیں اسی قسم میں ہے یا نیچری وضع کے کپڑے یا جوتے سینا یا ان اشیاء
خواہ تانبے پیتل کے زیور رول وغیرہا کا بیچنا اور جملہ عقود ومکاسب ممنوعہ فقہیہ
فی رد المحتار عن الحظر عن المحیط بیع المکعب المفضض للرجل ان لیلبسہ
یکرہ لانہ اعانۃ علی لبس الحرام وان کان اسکافا امرہ انسان ان یتخذ لہ
خفا علی زی المجوس او الفسقۃ او خیاطا امرہ ان یتخذ لہ ثوبا علی زی الفساق
یکرہ لہ ان یفعل لانہ سبب التشبہ بالمجوس والفسقۃ اساءت یعنی
وہ کام جسے نہ مکروہ تنزیہی کی طرح صرف خلاف اولی کہا جائے جس پر ملامت
بھی نہیں نہ تحریمی کی طرح گناہ وناجائز جس پر استحقاق عذاب ہے بلکہ یوں
کہا جائے کہ برا کیا قابل ملامت ہوا جس کا حاصل مکروہ تنزیہی سے بڑھ کر

ہے اور تحریمی سے کمتر کما جنح الیہ العلامۃ الشامی فی ردالمحتار **اقول** ولابد منہ فان لکل مرتبۃ للطلب فی جانب الفعل فان بازائہا مرتبۃ فی جانب الترک فالتحریم فی مقابلۃ الفرض فی الرتبۃ وکراھۃ التحریم فی رتبۃ الواجب والتنزیہ فی رتبۃ المندوب کما فی ردالمحتار من بحث اوقات الصلوٰۃ وقد بقیت السنۃ وھی فوق المندوب ودون الواجب فوجب ان یقابلہا ما ھو فوق کراھۃ التنزیہ ودون التحریم وھو الاساءۃ وقد نصوا علیہا فی غیر ما فرع وان اغفلہا کثیرون فی ذکر الاقسام فلیحفظ قال فی الدر ترک السنۃ لایوجب فسادا ولا سھوا بل اساءۃ لو عامدا غیر مستخف الخ وفی ردالمحتار عن التحریر تارکہا ای السنۃ یستوجب اساءۃ ای التضلیل واللوم مثلاً اپنے سے اعلم کے ہوتے ہوئے عہدۂ قضا کی نوکری جبکہ وہ ابن ہمدرا عنی ہو ھو فی الدرالمختار لو قلدوا غیر الاولی اساءوا بلا اثم فی ردالمحتار عن التتارخانیۃ اساءوا اذ ترکوا السنۃ لکن لایاثمون لانہم قلدوا رجلا صالحا وکذا الحکم فی الامارۃ والحکومۃ اما الخلافۃ وھی الامامۃ الکبرٰی فلا یجوز ان یترکوا الافضل وعلیہ اجماع الامۃ

اقول یونہیں ظہر ومغرب وعشاء کے فرض پڑھکر سنتوں سے پہلے بیع وشرا اور بعد طلوع فجر کے بعد نماز صبح سے پہلے خرید و فروخت بھی اسی قبیل سے ہے جبکہ ضرورت داعی نہ ہو لیتیں ہر دو کسب کہ خلاف سنت یا اُس کا شغل ترک سنت کیطرف مؤدی ہو مکروہ تنزیہی جیسے بیع عینہ جبکہ ثمن بائع کے پاس عود نہ کرے مثلاً جو قرض مانگنے آیا اُسے روپیہ نہ دیا بلکہ دس کی چیز پندرہ کو اُس کے ہاتھ بیچی کہ اُس نے دس کو بازار میں بیچ لی فی الدرالمختار شراء الشئ الیسیر بثمن غال لحاجۃ القرض یجوز ویکرہ واقرہ المصنف وفی البحر

الکفالۃ بیع العینۃ ای بیع العین بالربح نسیئۃ لیبیعہا المستقرض باقل لیقضی دینہ اخترعہ اکلۃ الربا وھو مکروہ مذموم شرعا لما فیہ من الاعراض عن مبرۃ الاقراض وفی رد المحتار عن الفتح ان فعلت صورۃ یعود الی البائع جمیع ما اخرجہ او بعضہ یکرہ تحریما فان لم یعد کما اذا باعہ المدیون فی السوق فلا کراھۃ بل خلاف الاولی اھ ملخصا **مباح** جیسے بن کی لکڑی جنگل کے شکار دریا کی مچھلیاں **مستحب** جیسے خدمت اولیا وعلما کی نوکری وقد کان انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ یخدم النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علی شبع بطنہ یونہی ہر وقت کسب جس میں امور خیر پر اعانت ہو اگرچہ خیر صرف تقلیل شر وضیر ہو مثلاً گھاٹ یا چنگی یا بند وبست کی نوکری اس نیت سے کہ بندگان خدا کارکنوں کے جبر وتعدی وظلم وزیادہ ستانی سے بچیں فی کفالۃ الدر النوائب ولو بغیر حق کجبایات زماننا قالوا من قام بتوزیعہا بالعدل اجر اھ ملخصا وفی شہادات رد المحتار قدمنا عن البزدوی ان القائم بتوزیع ھذہ النوائب السلطانیۃ والجبایات بالعدل بین المسلمین ماجور وان کان اصلہ ظلما الخ قلت وکذلک نص علیہ فی کفالۃ الھدایۃ وغیرھا **سُنّت** جیسے احباب کا ہدیہ قبول کرنا اور عوض دینا احمد والبخاری وابو داؤد والترمذی عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان یقبل الھدیۃ ویثیب علیہا اور **افضل** واعلی کسب مسنون سلطان اسلام کے زیر نشان جہاد شرعی ہے احمد وابو یعلی والطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال بعثت بین یدی الساعۃ

بالسیف حتی یعبد واﷲ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ وجعل رزقی تحت ظل رمحی الحدیث۔ وآخرج ابن عدی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اﷲ تعالیٰ علیہ وسلم الزموا الجھاد تصحوا وتستغنوا الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی اﷲ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اﷲ تعالیٰ علیہ وسلم اطیب کسب المسلم سھمہ فی سبیل اﷲ قال المناوی فی التیسیر لان ماحصل بسبب الحرص علی نصرۃ دین اﷲ تعالیٰ لاشیئ اطیب منہ فھو افضل من البیع وغیرہ مما مر لانہ کسب المصطفیٰ وحرفتہ صلی اﷲ تعالیٰ علیہ وسلم اھ وفی صید ردالمحتار عن الملتقی ومواھب الرحمٰن فی تفاضل انواع الکسب افضلہ الجھاد ثم التجارۃ ثم الحراثۃ ثم الصناعۃ واجب جیسے قبول عطیۂ والدین جبکہ نہ لینے میں اُن کی ایذا مظنون ہو اور اگر تیقن ہو تو فرض ہوگا کہ ایذائے والدین حرام قطعی ہے اور حرام سے بچنا فرض قطعی اسی طرح عہدۂ قضا کا قبول فرض ہے جبکہ اُس کے سوا اور کوئی اہل نہ ہو فی درالمختار کرہ تحریما التقلد ای اخذ القضاء لمن خاف الحیف ای الظلم او العجز وان تعین لہ او امنہ لایکرہ فتح ثم ان انحصر فرض عینا والا کفایۃ بحر والتقلید رخصۃ ای مباح والترک عزیمۃ عند العامۃ بزازیہ فالاولی عدمہ ویحرم علی غیر الاھل الدخول فیہ قطعا من غیر تردد فی الحرمۃ فضیہ الاحکام الخمسۃ غایات ہیں فرض جیسے خورو نوش ولباس وپوشش بقدر سدرمق وستر عورت بلکہ اتنا کھانا جس سے نماز فرض کھڑے ہوکر ہوسکے اور رمضان میں روزے پر قدرت ملے فی الدر الاکل فرض مقدار ما یدفع الھلاک ویمکن بہ من الصلاۃ قائما وصومہ اھ ملخصا یوہیں کفایت اہل وعیال وادائے دیون ونفقات

مفروضہ فی خزانۃ المفتین الکسب فرض وھو بقدر الکفایۃ لنفسہ وعیالہ
وقضاء دیونہ ونفقۃ من یجب علیہ نفقتہ یونہیں حج فرض جبکہ بعد فرضیت
مال نہ رہا لان الذمۃ قد شغلت وابراؤھا عن الفرض فرض ومقدمۃ
الفرض فرض زوجہ اگرچہ غنیہ ہو اُس کا کفن دفن شوہر پر ہے یونہیں اقارب کا
جبکہ مال نہ چھوڑیں بلکہ ہر مسلمان کا کفن دفن مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے جب
ایک شخص میں منحصر ہو جائے فرض عین ہو جائے گا فی التنویر کفن من لا مال لہ
علی من تجب علیہ نفقتہ واختلف فی الزوج والفتوی علی وجوب کفنھا
علیہ وان ترکت مالا الخ وفی رد المحتار الواجب علیہ تکفینھا وتجہیزھا
الشرعیان من کفن السنۃ والکفایۃ وحنوط واجرۃ غسل وحمل ودفن
واجب جیسے اتنا کھانا کہ ادائے واجبات پر قادر ہو زوجہ کا حق جماع
میں ادا کر سکے وھذا بعد مرۃ من واجبات الدیانۃ وان لم یجب
علیہ قضاء کما فصلناہ فی الطلاق من فتاوٰنا کپڑے میں اتنی زیادت
کہ انتقالات نماز وغیرہ میں زانو نہ کھلیں۔ یونہیں صدقۂ فطر واضحیہ جبکہ
بعد وجوب مال نہ رہا غرض ہر واجب جس کی تحصیل کو مال درکار۔

سنّت جیسے نماز کے لیے عمامہ وجبہ وردا وغیرہا لباس مسنون وتجمل عیدین
وجمعہ وبنا وتوسیع وتطییب مساجد وصلۂ رحم وہدیۂ احباب ومواسات مساکین
وخبرگیری یتامٰے وبیوگان وخدمت مہمانان وامثال ذٰلک سنن مالیہ
یونہیں عطر ومشک وسرمہ وشانہ وآئینہ بقصد اتباع اور کھانے میں تہائی
پیٹ کی مقدار تک پہنچنا **مستحب** جیسے بنائے سقایہ وسبیل
وسرا و مدارس دینی وغیرہا فی رد المحتار عن تبیین المحارم عن بعض العلماء
فی ذکر مراتب الاکل مندوب وھو ما یعینہ علی تحصیل النوافل

وتعلیم التعلم و تعلمہ بلکہ مہمان کے ساتھ پورا پیٹ بھر کھانا بھی کہ وہ ہاتھ اٹھا لینے سے شرمائے گا بھوکا نہ رہے یونہی عورت کی سیر خوری اس نیت سے کہ شوہر کے لیے حفظ جمال کرے کم خوری لاغری و شکست رنگ و حسن کی موجب نہ ہو فی الدر عن الوھبانیۃ وللزوجۃ التسمین لا فوق شبعہا اھ قال الشامی قال الطرسوسی فی الزوجۃ ینبغی ان یندب لہا ذلک وتکون ماجورۃ قال الشارح ولایعجبنی اطلاق اباحۃ ذلک فضلا عن ندبہ اھ ولعل ذلک محمول علٰی ما اذا کان الزوج یحب السمن والا فلا ینبغی تکون ماجورۃ اھ **اقول** فی الغرر کلام فان الاکل الی الشبع حلال بیضہم ونیۃ السمن غایتھا کراھۃ التنزیہ لعدم الاجر ظاھر ثم ھذا کلہ فی التسمین اما ما ذکرت فواضح الاعتبار علیہ مباح جیسے زینت و آرایش لباس و مکان وزیور زنان فی خزانۃ المفتین بعد ما مر و مباح وھو الزیادۃ للزیادۃ والتجمل جبکہ یہ سب امور منکرات و مقاصد مذمومہ سے خالی ہوں ورنہ مذموم ہیں اور مقاصد محمودہ کے ساتھ بھی خالی مباح نہ رہیں گے مستحب ہو جائیں گے فان المباح اتبع شئی للنیات کما ذکرہ فی البحر الرائق ورد المحتار وغیرھما وذلک لخلوہ فی نفسہ عن کل حکم فلا یزاحم شیئا یطرہ علیہ من صواحبہ کنیۃ او تادیۃ الی خیر او شر کما لایخفی مکروہ تنزیہی جیسے اپنے لیے انواع فواکہ سے تفکّہ فی الدر لا بأس بانواع الفواکہ وترکہ افضل اسارت جیسے اتباع شہوت نفس و لذت طبع کے لیے ترفہ و تنعم بالحلال میں انہماک اسی نیت سے عمدہ کھانے دونوں وقت سیر کھانا باریک نفیس بیش بہا جامے پہننا کرتا شبانہ روز عورتوں کی طرح کنگھی چوٹی میں گرفتار رہنا کہ یہ امور اگرچہ حد حریم و گناہ تک نہ پہنچیں خلاف سنت ضرور ہیں

ولاشك فی توجہ اللوم علیہ وان لم یستحق العقاب والاحادیث فی
ذلك كثیرۃ شھیرۃ لانسردھا مخافۃ الاطناب **اقول** وبہ علم ان ما
جنحت الیہ اولی مما فی ردالمحتار عن شرح الملتقی فی انواع الكسوۃ مباح
وھو الثوب الجمیل للتزین فی الاعیاد والجمع ومجامع الناس لا فی جمیع
الاوقات لانہ صلف وخیلاء وربما یغیظ المحتاجین فالتحرز عنہ
اولی ومكروہ وھو اللبس للتكبر اھ وكذا ما ذكر من محض الاباحۃ
فی تجمل الجمع والاعیاد والمجامع محملہ ما اذا لم ینوا الا التجمل اما اذا نوی
الامتاع فسنۃ لاشك كما ذكرت وكذا الكراھۃ فی التكبر تحمل علی الحرمۃ
فانہ حرام وكبیرۃ عظیمۃ قطعا **مكروہ تحریمی** جیسے محض تكاثر وتفاخر
کے لیے جمع اموال فی خزانۃ المفتین بعد مامر ومكروہ وھو الجمع للتفاخر
والتكاثر وان كان من حل یوہیں پیٹ سے زیادہ چند لقمے کھانا جن کا
معدے میں بگڑ جانا مظنون نہ ہو فی الخانیۃ یكرہ الاكل فوق الشبع اھ
اقول وبھذا الحمل تندفع المخالفۃ بینہ وبین ما یأتی عن الدر
من نص التحریم مگر جبکہ روزے کی قوت مقصود ہو یا مہمان کا ساتھ دینا
فی التنویر مباح الی الشبع لتزید قوتہ وحرام وھو ما فوقہ الا ان
یقصد قوۃ صوم الغد اولئلا یستحیی ضیفہ اھ **اقول** والاستثناء
اذا حمل علی ما ذكرت صح قطعا ویكون قولہ حرام لیشمل المكروہ فلا
یكون منقطعا فافھم یوہیں لباس شہرت پہننا یعنی اس قدر چمکیلا نادر ہو
جس پر انگلیاں اٹھیں اور بالقصد اتنا ناقص وخسیس کرنا بھی ممنوع
ہے جس پر نگاہیں پڑیں یوہیں ہر انوکھی اچنبھے کی ہیئات وضع تراش
خراش کہ وجہ انگشت نمائی ہو سنن ابی داؤد وسنن ابن ماجہ میں

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے بسند حسن مروی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من لبس ثوب شھرۃ البسہ اللہ یوم القیٰمۃ ثوبا مثلہ وعند ابن ماجۃ ثوب مذلۃ زاد ابو داؤد فی روایۃ ثم یلھب فیہ النار جو شہرت کے کپڑے پہنے گا اللہ تعالےٰ اُسے روز قیامت ویسا ہی لباس شہرت پہنائے گا جس سے عرصات محشر میں معاذ اللہ ذلت و تفضیح ہو پھر اُس میں آگ لگا کر بھڑکا دی جائیگی والعیاذ باللہ تعالےٰ فی ردالمحتار عن الدرالمنتقی نھی عن الشھرتین وھو ماکان فی نھایۃ النفاسۃ او الخساسۃ اھ **اقول** ولایختص بھما بل لوکان بینھما وکان علی ھیأۃ عجیبۃ غریبۃ توجب الشھرۃ وشخوص الابصار کان لباس شھرۃ قطعا حرام جیسے ریشمی کپڑے مغرق ٹوپیاں یوہیں پیٹ سے اوپر اتنا کھانا جس کے بگڑ جانے کا ظن غالب ہو فی الدر حرام فوق الشبع وھو اکل طعام غلب علی ظنہ انہ افسد معدتہ وکذا فی الشرب قھستانی جب یہ صورتیں معلوم ہولیں اب **احکام کسب** کی طرف چلیے **فاقول** وباللہ التوفیق ظاہر ہے کہ کسب یعنی تحصیل مال کو خواہ روپیہ ہو یا طعام یا لباس یا کوئی شے سبب وغرض دونوں سے ناگزیر ہے اور احکام نہ گانہ میں پہلے چار جانب طلب ہیں جن میں فرض وواجب کی طلب جازم ہے اور سنت ومستحب کی غیر جازم اور پچھلے چار جانب نہی ہیں جن میں مکروہ تنزیہی واساءت سے نہی ارشادی اور تحریمی وحرام سے حتمی اور مباح طلب ونہی دونوں سے خالی اب اگر سبب وغرض دونوں اقسام تسعہ سے ایک ہی قسم کے ہیں جب تو ظاہر کہ وہی حکم کسب پر ہوگا مثلاً ذریعہ بھی فرض اور غرض بھی فرض تو ایسا کسب

دوہرا فرض ہوگا اور دونوں حرام تو دونا حرام وعلیٰ ہذا القیاس اور اگر
مختلف اقسام سے ہیں تو تین حال سے خالی نہیں اول اختلاف جانب واحد
مثلاً طلب یا نہی کے اقسام میں ہو جیسے سبب فرض ہو غرض واجب یا سبب
مکروہ تنزیہی غرض حرام ثانیاً اختلاف اختلاف جانب وسط ہو مثلاً سبب
واجب یا حرام اور غرض مباح یا بالعکس ان دونوں صورتوں میں کسب
اشد و اقوی کا تابع ہوگا مثلاً فرض و وجوب کا اختلاف ہے تو فرض
اور وجوب و سنیت کا تو واجب اور ایک مباح اور دوسرا اور
کسی قسم کا ہے تو کسب اُسی قسم کا ہوگا لما مر من ان المباح ساذج
عار یکتسی بکل رداء ویتلون بلون کل ما یمازج والضعیف عن جانب
یندرج فی القوی منہ ثالثاً اختلاف اختلاف جانبین ہو یعنی سبب
جانب طلب میں ہے اور غرض جانب نہی یا بالعکس صورت اولیٰ
میں کسب مطلقاً حکم غرض کا مورد رہیگا مثلاً غرض حرام ہے تو حرمت و
گناہ نقد وقت ہے گو سبب فرض واجب ہو حتے کہ اگر سبب اعلیٰ
درجہ طلب میں ہو یعنی فرض اور غرض ادنے درجہ نہی میں یعنی مکروہ
تنزیہی جب بھی کسب مکروہ تنزیہی سے خالی نہیں ہو سکتا اگرچہ سبب
فی نفسہ فرض ہے وجہ یہ کہ کوئی غرض معین کسب کے لیے لازم نہیں
وہ اختلاف نیت سے مختلف ہو سکتی ہے اور ہر وقت اپنے اختیار
سے امکان تبدل رکھتی ہے۔ مانا کہ سبب فرض تھا مگر جب اس
نے اُسے کسی امر حرام یا ناپسندیدہ کی نیت سے کیا ضرور حرمت و
ناپسندی میں گرفتار ہوا کہ ایسی نیت کیوں کی اگر کوئی نیت فرض
یا واجب حاضر نہ تھی تو اقل درجہ نیت مباح پر قادر تھا اس کی

تقدیر نماز ہے کہ دکھاوے کو پڑھی جائے اگرچہ نماز فی نفسہ فرض ہے مگر نیت
خبیثہ موجب تحریم ہوگی اور صورت عکس میں یعنی جب سبب جانب نہی ہوا
اور غرض جانب طلب۔ اگر وہ سبب متعین نہ تھا بلکہ اُس کا غیر کہ نہی
سے خالی ہو ممکن تھا تو اس صورت میں بھی کسب مطلقاً ممنوع نہیں ہوگا
کہ غرض اگرچہ فرض ہے جب ذریعہ مباح سے مل سکتی تھی تو حرام یا
مکروہ کی طرف جانا اپنے اختیار سے ہوا اور اُس کا الزام لازم آیا اور اگر سبب
متعین تھا کہ دوسرا طریقہ قدرت ہی میں نہیں تو اب دو صورتیں ہونگی اول
غرض و سبب کی نہی و طلب دونوں ایک ہی مرتبہ میں ہوں مثلاً سبب
حرام غرض فرض سبب مکروہ تحریمی غرض واجب سبب میں اساءت
غرض سنت سبب مکروہ تنزیہی غرض مستحب اور صرف اسیقدر کافی
نہیں بلکہ نوع واحد میں تفاوت قوت پر بھی نظر لازم کہ حرام کا ترک
فرض ہے اور فرض کا ترک حرام اور بعض فرض بعض دیگر سے اعظم
و آکد ہوتے ہیں اور بعض حرام بعض دیگر سے اشنع و اشد تو یہ دیکھا جائیگا
کہ مثلاً فرض غرض کے ترک سے جو حرمت لازم آئے گی وہ اس حرمت
سے کیا نسبت رکھتی ہے جو اس سبب حرام کے ارتکاب میں ہے
جب سب وجوہ سے طرفین میں تساوی قوت ثابت ہو تو حکم کسب میں
امتناع سبب یعنی جانب نہی کو ترجیح رہے گی لان اعتناء الشرع
بالمنہیات اشد من اعتنائہ بالمامورات ولذا قال صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم اذا امرتکم بشیٔ فأتوا منہ ما استطعتم واذا نہیتکم
عن شیٔ فاجتنبوہ وروی فی الکشف حدیثاً لترک ذرۃ مما نہی اللہ
عنہ افضل من عبادۃ الثقلین قالہ فی الاشباہ ولنا فی المقام تحقیقات

نفائس الممنا بکثیر مہما فی ما علقنا علے کتاب اذاقۃ الاثام لمانعی عمل المولد والقیام من تصانیف خاتمۃ المحققین الاماجد سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد دونوں کی قوت کم و بیش ہو اس صورت میں اقوی کا اتباع ہوگا سبب ہو خواہ غرض۔ مثلاً مال غیر بے اذن غیر لینا حرام ہے اور خوک و خمر کی حرمت اُس سے بھی زائد اور سد رمق و دفع جوع قاتل و عطش مہلک کی فرضیت ان سب سے اقوی ہے لہذا حالت مخمصہ میں ان اشیار کا تناول اُسی قدر جس سے ہلاک دفع ہو لازم ہوا اور جانب غرض کو ترجیح دی گئی اور اگر مضطر کچھ نہیں پاتا مگر یہ کہ کسی انسان کا ہاتھ کاٹ کر کھائے تو حلال نہیں اگرچہ اُس شخص نے اجازت بھی دی ہو کہ حرمت انسان اس فرض سے اقوی ہے لہذا جانب سبب کو ترجیح رہی فی الدر الاکل للغذاء والشرب للعطش ولومن حرام او میتۃ او مال غیرہ وان ضمنہ فرض یثاب علیہ بحکم الحدیث ولکن مقدار یدفع الانسان الھلاک عن نفسہ اھ وفی الشامیۃ عن وجیز الکردری ان قال لہ اخر اقطع یدی کلھا لا یحل لان لحم الانسان لایباح فی الاضطرار لکرامتہ یہ تقریر منیر حفظ رکھنے کی ہے کہ اول تا آخر اس تحقیق جمیل و ضبط جلیل کے ساتھ اس تحریر کے غیر میں نہ ملے گی وباللہ التوفیق انھیں ضوابط سے دوسرے سوال اعنی مسئلۂ سوال کا حکم منکشف ہو سکتا ہے جب غرض ضروری نہ ہو تو سوال حرام مثلاً آج کا کھانے کو موجود ہے تو کل کے لیے سوال حلال نہیں کہ کل تک کی زندگی بھی معلوم نہیں کھانے کی ضرورت درکنار۔ یوہیں رسوم شادی کے لیے سوال حرام کہ نکاح شرع میں ایجاب و قبول کا نام ہے جس کے لیے ایک پیسہ کی بھی ضرورت شرعاً نہیں، اور اگر غرض ضروری ہے اور

بے سوال کسی طریقۂ حلال سے دفع ہو سکتی ہے جب بھی سوال حرام مثلاً کھانے کو کچھ پاس نہیں مگر ہاتھ میں ہنر ہے یا آدمی قوی تندرست قابل مزدوری ہے کہ اپنی صنعت یا اجرت سے بقدر حاجت پیدا کر سکتا ہے قبل اس کے کہ احتیاج تا بحد مخمصہ پہنچے تو اُسے سوال حلال نہیں نہ اُسے دینا جائز کہ ایسوں کو دینا انھیں کسبِ حرام کا مؤید ہوتا ہے اگر کوئی نہ دے تو جھک مار کر آپ ہی محنت مزدوری کریں اور اگر دوسرا طریقۂ حلال میسر نہیں حرفت و صنعت کچھ نہیں جانتا نہ محنت و مزدوری پر قادر ہے خواہ بوجہ مرض یا ضعف خلقی یا ناز پروردگی یا کسب کر تو سکتا ہے مگر حاجت فوری ہے کسب پر محول کرنا تا تریاق از عراق کا مضمون ہوا جاتا ہے تو سوال حلال ہوگا کہ ہر ان صورتوں میں کارروائی یوہیں ہو سکتی ہے کہ مانگ کرے یا چھین یا چرا کر یا کوئی حرام یا مُردار کھائے اور سرقہ غصب کی حرمت سوال سے اشد ہے اور حرام و مردار کی غصب و قہر سے بھی سخت تر یہ صورتیں تو ظاہر ہیں اور علما نے بوجہ اشتغالِ جہاد و مشغولی طلب علم دین فرصت کسب نہ پانے کو بھی وجوہ معذوری سے شمار فرمایا اور ایسے ہی لیے سوال حلال بتایا جب مدار ضرورت غرض و تعین ذریعہ پر ٹھہرا تو کچھ اکل و شرب ہی کی تخصیص نہیں کہ پاس ایک دن کا قوت ہے اُسے سوال مطلقاً منع ہو بلکہ اگر دس دن کا کھانا موجود ہے اور کپڑا نہیں یا کپڑا بھی ہے مگر ہلکا کہ جاڑے کی آفت روک نہ سکتا نہیں اور طریقۂ تحصیل کوئی دوسرا نہیں کپڑے کے لیے سوال ناروا نہیں۔ یوہیں اگر کھانے پہننے سب کو موجود ہے مگر مدیون ہے تو اگر کچھ مال فاضل رکھتا ہے جسے بیچ کر ادا کرے یا کما کر دے سکتا ہے تو سوال حرام اور اگر

کمائی سے بعد نفقۂ ضروری کے کچھ نہیں بچا سکتا اور قرض خواہ گردن پر چھری رکھے ہوئے ہے تو ادا کے لیے سوال حلال فی الدر المختار

لا یحل ان یسأل شیئا من القوت من له قوت یومه
بالفعل او بالقوة کالصحیح المکتسب ویأثم معطیه ان
علم بحاله لاعانته علی المحرم ولو سأل للکسوة
او لاشتغاله عن الکسب بالجهاد او طلب
العلم جاز لو محتاجا اھ وفیه من النفقات
تجب ایضا لکل ذی رحم محرم
صغیرا او انثی ولو بالغة صحیحة
او الذکر بالغا عاجزا عن
الکسب بنحو زمانة کعمی
وعته وفلج زاد فی
الملتقی والمختار
او لا یحسن الکسب لخرقه او لکونه من
ذوی البیوتات اھ
قال الشامی ای من اهل الشرف
الخ
واللہ سبحنه وتعالی اعلم